Q. No. 2 (i) صاحبین کسے کہتے ہیں؟ سوال نمبر 2 (i)

جواب:۔ فقہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کو صاحبین کہتے ہیں کہ یہ دونوں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سامنے اکٹھے بیٹھے اور ان سے علم حاصل کرتے۔

---

Q. No. 2 (ii) عائلی زندگی سے کیا مراد ہے؟ سوال نمبر 2 (ii)

جواب:۔ اسلام ایک بہت منظم دین ہے اور واحد دین ہے کہ اس پر انسان کے حقوق موجود ہیں۔ اسطرح عائلی زندگی میں میاں بیوی، اولاد والدین شامل ہوتے ہیں۔ اور رشتے کے ذریعے معاشرہ آگے بڑھتا ہے۔ انہی سے باقی رشتے جنم لیتے ہیں۔ عائلی زندگی کے اسلام نے بہت حقوق بیان کیے ہیں اگ الگ کرکے بیان کیے ہیں

---

Q. No. 2 (iii) تقوی کے کوئی سے دو فوائد لکھیں؟ سوال نمبر 2 (iii)

جواب:۔ تقوی کے بہت سے فوائد ہیں

1. قرب الی اللہ
2. دخول الجنۃ

ایک یہ کہ اس تقوی کے اختیار کرنے انسان اللہ کا قریب ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ تقوی اختیار کرنے سے انسان جنت میں داخل ہوتا ہے

---

Q. No. 2 (iv) ذوی الارحام اور ذوی القربیٰ میں فرق بیان کریں سوال نمبر 2 (iv)

جواب:۔ رشتہ دار دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ذوی الارحام

① والدہ:۔ جو رشتہ دار والدہ کی طرف سے ہو وہ ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔ جیسے ماموں، ممانی، نانی، نانا، خالہ وغیرہ ② ذوی القربیٰ والد کی طرف سے:۔ جو رشتہ دار والد کی طرف سے یا انکی سپت سے ہو تو ذوی القربیٰ کہلاتے ہیں جیسے چچا، چچی، دادا، دادی پھوپھی وغیرہ

---

Q. No. 2 (v) پچھلی قوموں (امتوں) کی تباہی کا کیا سبب تھا؟ سوال نمبر 2 (v)

جواب:۔ پچھلی امتوں کی تباہی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا جو رسول نبی اللہ کی طرف سے انکی طرف بھیجا جاتا تو اسکی نافرمانی کرتے۔ پھر ان سے معجزہ طلب کرنے کو کہتے کہ معجزہ دکھاؤ پھر ہم ایمان لائینگے تو جب نبی معجزہ دکھتے دیتے تو پھر بھی ایمان نہ لاتے اور انبیاء کو قتل کرتے یہی سب بڑا سبب تھا۔

---

Q. No. 2 (vi) اسلامی معاشرے کی کوئی سی دو خصوصیات سوال نمبر 2 (vi)

جواب:۔ اسلامی معاشرے کی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں دو بڑی خصوصیات یہ ہیں ① یہ کہ اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف ہو پھر قرار ہوتا ہے جس کی وجہ سے امن و امان معاشرے میں ہوتا ہے ② حقوق کی ادائیگی:۔ اسلام خصوصاً حقوق اللہ کی تلقین کیساتھ ساتھ حقوق العباد کی بھی تلقین کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر شخص معاشرے میں موجود ہر انسان اور ہر چیز کا حق ادا کرتا ہے

---

Q. No. 2 (vii) قرآن میں ہمسایہ کی کتنی اقسام بیان ہیں؟ سوال نمبر 2 (vii)

جواب:۔ قرآن میں ہمسایہ کی تین اقسام بیان ہیں۔

① ہمسایہ قریب:۔ جو ہمسایہ جو گھر کے قریب ہو۔ اور رشتہ دار بھی ہو اور مسلمان ہو

② ہمسایہ بعید:۔ وہ ہمسایہ جو محلے میں ہو لیکن گھر سے تھوڑا دور ہو۔ اور مسلمان ہو

③ پہلو کا ساتھی:۔ جو سفر وغیرہ باہر کلاس وغیرہ کا ساتھی ہو

---

Q. No. 2 (viii) جہاد میں کامیابی کی دو شرائط بیان کریں۔ سوال نمبر 2 (viii)

جواب:۔ ① اللہ کو یاد کرنا ② ثابت قدم رہنا

یہ دو ایسی شرائط ہیں کہ ان بغیر جہاد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ کو یاد رکھا جائے اور اسی سے مدد و نصرت مانگی جائے تو وہ بندے کی دعا قبول کرتا ہے ② یہ کہ ثابت قدم رہنا ہر حالت میں کیونکہ میدان جنگ سے بھاگنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔

---

Q. No. 2 (ix) ہاروت و ماروت کون تھے؟ سوال نمبر 2 (ix)

جواب:۔ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے بابل میں نازل کیے گئے۔ اگرچہ یہ دونوں فرشتے تھے مگر چونکہ اللہ نے انکو انسانوں میں اتارا تھا۔ تو انکی شکل صورت بھی انسان کی سی رکھی اللہ نے یہ دونوں فرشتے جادو اور ہجوں میں امتیاز پیدا کرنے کیلئے اتارا گئے تھے

---

Q. No. 2 (x) تبلیغ میں تدریج سے کیا مراد ہے؟ سوال نمبر 2 (x)

جواب:۔ تبلیغ میں تدریج سے مراد یہ کہ درجہ بندی کی جائے
اصل سے تبلیغ کرنا اور سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ وہ اسطرح کہ سب سے پہلے وحدے
یہ وہ معرفت الٰہی کو رکھے کہ جب معرفت الٰہی لوگوں کو معلوم ہوگی تو باقی احکام سمجھنا آسان
ہوگے جیسے اسکے دین کی معرفت پر اسی طرح درجہ بدرجہ کرکے احکام بیان کرنا۔

---

Q. No. 2 (xi) اہل ایمان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے میں "راعنا" کی سوال نمبر 2 (xi)
بجائے "انظرنا" کہنے کی کیوں ہدایت کی گئی؟

جواب:۔ جب آپ علیہ السلام صحابہ کو تعلیم دیتے تھے۔ تو صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو "راعنا" کہتے تھے۔ یعنی ہماری رعایت کرکے دوبارا بتائیں۔ جیسے وہی بیٹھے ہیودی آپ علیہ السلام
کا مذاق کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم "راعینا" کہتے تھے جیسا ہمنے چیرواہا کہا ہے۔ اسی وجہ
سے اہل ایمان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کے لئے "انظرنا" لفظ کہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

---

Q. No. 2 (xii) تہلیل و تحمید کسے کہتے ہیں؟ سوال نمبر 2 (xii)

جواب:۔ تہلیل کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ کو
اور تحمید "الحمد للہ" یعنی اللہ کی حمد بیان
کرنے کو تحمید کہتے ہیں۔ اور پورہ کلام جس میں اللہ کی حمد
بیان ہو تحمید کہلاتی ہے۔

---

Q. No. 2 (xiii) رشتے داروں کے دو حقوق بیان کریں؟ سوال نمبر 2 (xiii)

جواب:- ① صلہ رحمی:- رشتہ داروں کا پہلا حق یہ ہے کہ ان سے صلہ رحمی کی جائے

② ان پر خرچ کرنا:- سب سے زیادہ حق اور ثواب رشتہ داروں پر خرچ کرنے سے ملتا ہے۔ دوگنا اجر ملتا ایک خرچ کرنے کا دوسرا اجر یہ ہے رشتہ دار ہونا کا

---

Q. No. 2 (xiv) حدیث میں نیکی اور بدی کی کیا پہچان ہے۔ سوال نمبر 2 (xiv)

جواب:- حدیث شریف میں ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے تمہارا دل مطمئن ہو اور بدی وہ ہے جو چیز تمہارے دل میں کھٹکے یعنی مطمئن نہ ہو تو وہ بدی ہے۔

---

Q. No. 2 (xix) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا اصل نام کیا تھا؟ سوال نمبر 2 (xix)

جواب:- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا اصل نام نعمان تھا اور والد کا نام ثابت تھا۔ اور لقب ابو حنیفہ تھا۔ یعنی امام ابو حنیفہ کا پورا نام۔ النعمان بن ثابت تھا۔ یہ عجمی النسل تھے۔

---

Q. No. 2 (xv) صحاح ستہ میں کون کون سی کتابیں شامل ہیں؟ سوال نمبر 2 (xv)

جواب:۔ (1) "الجامع الصحیح البخاری" (2) "الصحیح المسلم"
(3) "سنن ابی داؤد" (4) "الجامع الترمذی"
(5) "سنن نسائی" (6) "ابن ماجہ" یہ چھ کتابیں
صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

---

Q. No. 2 (xvi) حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کاتبین وحی قرآن کو کن چیزوں پر لکھتے تھے؟ سوال نمبر 2 (xvi)

جواب:۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ کاغذ کا دور عام نہیں تھا تو کاتبین وحی قرآن کو کبھی کسی ہڈی پر یا کسی پتھر یا پتے موغیرہ پر لکھا کرتے تھے۔ اور کبھی کپڑے پر لکھا کرتے تھے۔

---

Q. No. 2 (xvii) "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون" کا ترجمہ سوال نمبر 2 (xvii)

جواب:۔ بے شک ہم نے نازل کیا ذکر یعنی قرآن کو اور ہم ہی اس کے حفاظت کے ذمہ دار ہیں یعنی اسکی حفاظت میرا ذمہ ہے اللہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے میں ہی اسکی حفاظت کروں گا۔ اسی وجہ سے آج تک قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

---

Q. No. 2 (xviii) حدیث میں خیالات کی کونسی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں

سوال نمبر 2 (xviii)

جواب: اچھے خیالات یعنی نیکی کے (8) برے خیالات بھی بدی نیک خیالات جو نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کے لیے ایک اجر ہے اور جو ارادہ کے بعد عمل کرے تو 10 گنا سے 7 سو گنا ثواب ملتا ہے (9) بدی کے خیال جو شخص برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس عمل نہ کیا ہو تو اسکو گناہ شمار نہیں کیا جاتا اور جو ارادہ کے بعد عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

Q. No. 2 (xx) میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2 (xx)

جواب: اسلام بیت ہی منظم اعتدال پسند دین ہے۔ اسلام میانہ روی سے مراد کہ ہر چیز میں میانہ راوی یعنی درمیانی راہ اختیار کی جائے۔ جو نہ تو حد سے بڑھ کر ہو اور نہ ہی بیت کم ہو بلکہ درمیانی ہو ہی میانہ راوی کہلاتا۔ میانہ راوی ہر چیز میں ہو۔

Q. No. 3 (i) آیت البقرہ (۱۵۵) کا ترجمہ سوال نمبر 3 (i)

ترجمہ:- "اور ضرور ہم تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور مال اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو"

---

Q. No. 3 (ii) آیت کے مخاطب کون ہیں؟ سوال نمبر 3 (ii)

جواب:- آیت کے مخاطب مسلمان مومنین ہے۔ یعنی اس آیت مبارکہ میں مسلمان مومنین کو خطاب ہے کہ ہم کو آزمائیں گے۔

---

Q. No. 3 (iii) اس آیت میں کن چیزوں کے ذریعے آزمائش کی بات کی گئی ہے؟ سوال نمبر 3 (iii)

جواب:- اس آیت مبارکہ میں مومنین کو خوف اور بھوک اور مال کی کمی اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعے آزمائش کی بات کی گئی ہے۔

---

Q. No.4(i) (Page 1) سوال نمبر 4(i) (صفحہ 1)

**آیت :-** ولقد جاءکم موسی بالبینت ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظلمون ،

**ترجمہ :-** اور بیشک تم لوگوں کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کھلی نشانیاں لیکر آئے پھر تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اس کے بعد اور تم لوگ ظلم کرنے والے ہو۔

**تشریح :-** اس آیت مبارکہ میں اللہ ارشاد فرماتا ہے بنی اسرائیل کے یہودیوں کو۔ کہ اللہ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو انکی طرف رسول اور نبی بنا کر بھیجا کہ ان کو گمراہی سے نکالیں اور ہدایت کا راستہ بتائے۔ اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام تمہارے پاس کھلی نشانیاں لیکر آئے۔ اور پھر تم نے اس بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا یعنی تورات لیکر آئے اور بھی بہت سے معجزات بتائے۔ لیکن انکی قوم نے جب موسیٰ علیہ السلام کو طور پر گئے اور اپنے بھائی کو نائب بنا کر چھوڑا تب ایک سامری نامی شخص سونے کا بچھڑا بنایا کہ جس سے ہوا چلتی تو اس میں آواز سی پیدا ہوتی تو ان لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا ہارون علیہ السلام نے بہت منع کیا لیکن ان میں بعض نے نہ مانی اور بچھڑے کی عبادت یعنی اسکو پوجنے لگے۔ اور بہت کم لوگوں نے ہارون علیہ السلام کی بات مانی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب موسیٰ علیہ السلام تمہارے پاس واضح نشانیاں لیکر آئے یعنی من و سلویٰ اور

Q. No.4 (i) (Page 2) سوال نمبر 4 (i) (صفحہ 2)

فرعون سے نجات کا ذریعہ بنے اور اژدھا والا معجزہ اور یدِ بیضا دیکھا یا اور قوراۃ بتلائی پھر اس کے بعد بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا حیلانکہ یہ سب معجزات تم دہلے اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ اور تم لوگ اپنی اوپر ظلم کرنے والے ہو یعنی اس کی وجہ سے تم نے اپنی جانوں کو دوزخ کا مستحق بنا لیا اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہو۔ یا پھر یہ مطلب ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرکے اپنے اوپر ظلم کیا۔ قابو دونوں ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔

---

Q.No.4(ii)(Page 1) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 1)

**آیت:-** ان صفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم۔

**ترجمہ:-** کہ بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے اور پس جو کوئی حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ طواف کرے یعنی سعی کرے ان دونوں کی اور جو نفل کیا تو بیشک کہ بے شک قدر دان اور جاننے والا ہے۔

**تشریح:-**

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد

Q. No. 4(ii) (Page 2) سوال نمبر 4 (ii) (صفحہ 2)

فرمایا ہے کہ بیشک صفا اور مروہ میری نشانیوں میں سے ہیں جو کوئی حج یا عمرہ کرنے آئے تو وہ ان کی سعی کرے۔ اور نفلی کر تو زیادہ بہتر۔ گویا اس آیت میں اللہ صفا اور مروہ کی فضیلت بیان کر رہا ہے۔ کہ صفا اور مروہ اللہ کے ان نشانیوں والی دو پہاڑیاں ہیں یعنی یہ دو وہ پہاڑ جہاں حاجرہ علیہا السلام بانی کی تلاش میں دھاں رہی کبھی صفا پر چڑھتی اور کبھی مروہ پر۔ اللہ تعالیٰ نے انکی اس یاد کو زندہ رکھا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ دو پہاڑ بہت اہم ہے۔ تو اب جو بھی کوئی حج کرنے آئے یا عمرہ کرنے آتا ہے تو اس پر ان دونوں کی سعی کرنا لازم ہو گئی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن میں ان کی فضیلت کو واضح کیا ہے اور فرمایا کہ یہ دونوں صفا اور مروہ عبادت کی نشانیوں میں سے ہے۔ انکی سعی کرنا واجب ہے۔ لا جناح علیہ کا مطلب کہ کوئی گناہ کی بات نہیں۔ کہ تم اسکی سعی کرو بلکہ یہ ہے کہ تم اسکی سعی کرو۔ جبکہ تم حج یا عمرہ کرنے آؤ۔ ایک اس وجہ سے یہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i) والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة تمشيها إلى الخ

ترجمہ:-

اچھا کلمہ یعنی اچھی بات صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کیلئے اٹھتا ہے وہ صدقہ ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔

Q. No. 5 (ii) لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ سوال نمبر 5 (ii)

ترجمہ:-

تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا
جب تک اسکی خواہشات اس چیز کے تابع نہ ہو جائے
جسکو میں لیکر آیا ہوں۔

Q. No. 6(i) (Page 1) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 1)

سوال:۔ اولاد کے فرائض؟

جواب:۔ والدین کے حقوق کی ست فضیلت آئی قرآن میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کو حکم دیا ہے کہ والدین کیساتھ اچھا سلوک کرو، اور انکو اف تک نہ کہو اور اولاد کو حکم فرمایا ہے کہ جب دونوں بڑھے ہو جائے تو انکی خوب خدمت کرو اور رہنے کو بہتر اس کا یہ جملہ ہے

والد کے فرائض

(1) اولاد پر فرض ہے کہ جب وہ بڑے ہو جائے تو اپنے والدین کے حقوق اچھی طرح ادا کرے

(2) اور والدین کو جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ پورا کریں

(3) والدین کیساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے قرآن بھی اولاد کو اسی کا حکم دیتے ہیں

(4) والدین کیساتھ سختی سے پیش نہ آئے بلکہ نرم کلام کرے

(5) اولاد والدین کا اس طرح خیال رکھے جس طرح وہ بچپن والدین بچپن میں انکا خیال رکھتے ہے

(6) والدین کا حکم کو مانے مگر وہ حکم جس میں اللہ کی معصیت ہو وہ نہ مانے باقی تمام حکم مانے

(7) اولاد کو چاہیے کہ جس طرح سے اپنا والد محنت سے کماتا ہے اسکی اس محنت کو ضائع نہ کرے بلکہ اس کی قدر کرے

(8) والدین پر کسی کو ترجیح نہ دے

(9) والدین پر لعن طعن نہ کرے۔

(10) والدین کو گالی نہ دے۔

(11) اولاد کا فرض ہے کہ وہ والدین کے حق کو اچھی طرح سے

Q. No. 6 (i) (Page 2) سوال نمبر 6 (i) (صفحہ 2)

ادا کرے اس میں کوتاہی نہ کرے

(19) اولاد پر فرض ھیکہ نہ صرف زندگی میں انکی فرائض ادا کرے بلکہ مرنے کے بعد بھی حقوق ادا کرے ایک مرتبہ ایک صحابی آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ میرے والدین وفات پا چکے ہیں۔ تو کیا اب انکے حقوق ہیں کچھ ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جی ہاں۔ تمہارے والدین کے ساتھ تعلق تھا تو اسکو برقرار رکھو۔ انکے دوستوں اور عزیزوں کا اکرام کرو۔ اور دعا کرو۔ کیونکہ انسان کے مرنے پر اسکے اعمال منقطع ہو گئے سوائے تین چیزوں کے (1) علم (2) صدقہ جاریہ (3) نیک اولاد کیونکہ والدین کے وفات کے بعد نیک اولاد والدین کیلئے دعا کرتی ہے۔

---

Q. No. 6 (ii) (Page 1) سوال نمبر 6 (ii) (صفحہ 1)

## حدیث کی روشنی میں ہمسایوں کے حقوق

**جواب:** ہمسایوں کے حقوق کی قرآن و حدیث میں بہت تاکید ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جبرائیل میرے پاس اور ہمسایوں کے حقوق بیان کرنے لگا اتنی تاکید سے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ ہمسایہ کو میراث میں شریک کیا جائے گا۔

**ہمسایہ کی مدد کرنا:** انسان پر یہ بات لازم ھیکہ وہ ہمیشہ ہر وقت ہر جگہ ہمسایوں کی مدد کرے۔ یہ زیادہ فضیلت کی چیز ہے۔ اگر ہمسایہ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اگر ہمارے پاس میں ہو تو اسکی مدد کرو

---

Q. No.6(ii)(Page 2) سوال نمبر 6(ii)(صفحہ 2)

## ایذا نہ پہنچانا۔

سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اگر ہمسایہ کی مدد نہ کر سکو تو اسکو ایذا بھی نہ پہنچاؤ۔ اپنی ایذاء سے اسکو محفوظ رکھو۔ جتنا ہو سکے۔ نہ تو خود ایذا سہو اور نہ ہی دوسروں کو ایذاء پہنچانے دو

## ہمسائیہ کی تکلیف پر صبر کرنا۔

اور اگر کسی ہمسایہ نے آپ کو تکلیف دی ہے تو آپ اسکی تکلیف اور ظلم پر صبر کرو اور اسکو بدلے میں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ بلکہ اچھا سلوک کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی احسان کا بدلہ احسان سے دے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ کوئی برائی کرے تو تم اس کے ساتھ اچھا کرو۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی برا کرے تو تم اس کے ساتھ اچھا کرو

## صلہ رحمی کرنا۔

اور اگر ہمسایہ رشتہ دار ہو تو اس تو اسکے ساتھ صلہ رحمی کرے اور اس کی غلطیوں کو درگزار کرے اور معاف کرے۔ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے

## خرچ کرنا۔

سب سے پہلا حق ہمسایہ داروں کے بعد ہمسایہ کا ہوتا ہے۔ تو ان پر خرچ کرو۔ صدقہ وغیرہ انکو دو اور اگر ان کے پاس کسی چیز کی تنگی دیکھو تو اسکو ختم کرنے کی کوشش کرو۔

## بیمار پرسی کرنا۔

Q.No.7 سوال نمبر 7 فقہ حنفی کی خصوصیات

جواب:-

(1) قرآن و سنت کو بنیاد رکھتے ہیں یہ فقہ حنفی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ سب سے پہلے قرآن کو رکھتے اور ملحوظ رکھتے ہیں اور اس سے مسائل مستنبط کرتے ہیں، اور پھر سب سے پہلی فقہ ہی ہے اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ فقہ حنفی اسکے قرآن کے بعد احادیث سے مسائل مستنبط کرتے ہیں اور محفوظ ترین احادیث سے مسائل مستنبط کرتے ہیں۔

(3) تیسری خصوصیت یہ ہے کہ فقہ حنفی میں قرآن و سنت کے بعد تیسری چیز اجماع امت ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ہو اجماع امت سے مسئلہ کو مستنبط کرتے وہ مسئلہ کا فتوی دیتے ہیں جس پر تمام امت کا اتفاق ہو۔

(4) چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ان تینوں کے بعد اجتہاد یعنی قیاس سے کام لیتے ہیں مسئلہ کو اجتہاد کے ذریعے حل کرتے وہ اس طرح کہ دو حدیثیں متعارض ہو تو اجماع امت سے مسئلہ کو دیکھتے ہیں۔ اور اس میں بھی نہ ہو تو قیاس کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے ذریعہ مسئلہ مستنبط کرتے ہیں۔

(5) فقہ حنفی کو شہرت اس لیے بھی ہوئی کہ وہ حضرت امام ابو حنیفہ سب سے پہلے فقہ کے امام ہیں اور تابعی ہیں کہ انکی ملاقات صحابہ کرام کی ایک جماعت سے ہوئی۔

(6) فقہ حنفی کو شہرت اس لیے بھی ہوئی کہ وہ مسائل کو نہایت ہی غور و فکر سے اور صحابہ کرام کے آثار و غیرہ سے بتاتے ہیں۔

(7) فقہ حنفی کو شہرت اس لیے بھی ہوئی کہ بہت سے لوگوں کا خیال کہ انکے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی ہے کہ اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہو تو فارس والے اسکو وہاں سے حاصل کرے تو امام ابو حنیفہ بہت بڑے فقہی مجتہد تھے۔